عائلی قوانین

زبردستی جرم کا اقرار کرانا

باسمہ تعالٰی

مولانا مفتی محمد شفیق عارف

مفتی جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ''جبر و اکراہ کر کے کسی سے چوری کا اقرار کرایا جائے تو شرعاً اس کا اقرار سرقہ معتبر ہوگا یا نہیں؟''

بینوا توجروا۔

المستفتی حاجی اللہ محمد۔ چمن بلوچستان

الجواب ومنہ الصدق والصواب

واضح رہے کہ جبر و اکراہ کے ذریعہ جو اقرار کرایا جائے ایسا اقرار چونکہ غیر اختیاری اور جبری ہوتا ہے جو کہ آدمی بادل نخواستہ مار پیٹ کی وجہ سے کرتا ہے۔ جبکہ وہ دلی طور پر اس اقرار پر ہرگز راضی نہیں ہوتا بلکہ دلی طور پر وہ اس اقرار کی تکذیب کرتا ہے۔ شریعت مطہرہ ایسے جبری اقرار کو تسلیم نہیں کرتی اس لئے متون ظاہرہ میں یہی ہے۔ کہ اقرار مکرہ صحیح نہیں ہے۔ چنانچہ مبسوط سرخی میں ہے:

(۱) واذا اقر بالسرقة عند العذاب اوعندالضرب او عندالتهديد بالحبس فاقراره باطل لحديث ابن عمرؓ ليس الرجل علٰی نفسه بأمين ان جوعت اوخوفت او ثقت وقال شريحؒ القيد كره والوعيد والضرب كره.

(المبسوط للسرخی ص ۱۸۴/۱۸۵، ج:۹)

(۲) ولو ان قاضياً اكره رجلاً بتهديد ضرب او حبس اوقيد حتیٰ يقر علٰی نفسه بحد اوقصاص كان الاقرار باطلاً لان الاقرار متمثل بين الصدق والكذب وانمايكون حجة اذا ترجح جانب الصدق علٰی جانب الكذب والتهديد بالضرب والحبس يمنع رجحان جانب الصدق.

(البسوط للسرخی. ج:۲۴ ص:۷۰ المجلد الثانی عشره)

(۳) وفی الكاملية: لكن افتی شيخ السلام علی آفندی بعدم صحة اقراره وفی الكفوی وظاهر المتون علٰی عدم صحة اقراره مكرهاً. (ص ۱۴۸)

لیکن اب چونکہ فتنہ وفساد کا زمانہ ہے، دیانت وامانت نہیں رہی، جھوٹ بولنے کو برا نہیں سمجھا جاتا۔ اس لئے متاخرین فقہاء نے ایسے شخص

کے بارے میں ضرب خفیف کی اجازت دی ہے۔جس کے بارے میں چوری کا شبہ ہو اور وہ چور سے مشہور ہو لیکن چوری کا اقرار نہ کرتا ہو اور جھوٹ بول رہا ہو۔تو اقرار سرقہ کے لئے ضرب خفیف کی اجازت ہے۔اور یہ اکراہ اور ضرب زیادہ سے زیادہ اس حد تک ہو کہ نہ تو اس کے بدن سے کھال کٹے اور نہ ہی کھال کے اندر سے ہڈی نظر آئے۔

درمختار میں ہے:

والسارق لایفتی بعقوبته لا نه جورتجنیس،وعزاه القهستانی للواقعات معللاًبانه خلاف الشرع ومثله فی السراجیة ونقل من التنجیس عن عصام انه سئل عن سارق ینکر؟فقال علیه الیمین،فقال الامیرسارق یمین؟ هاتوا بالسوط فما ضربوه عشرة حتٰی اقرفاتی بالسرقة. فقال سبحان اللّٰه مارایت جوراًاشبه بالعدل من هذا وفی اکراه البزازیةمن المشائخ من افتی بصحتها اقراره بها مکرهًا وعن الحسن یحل ضربه حتٰی یقر مالم یظهر العظم.

اور شامیہ میں ہے:

قال فی البحروسال الحسن بن زیاد ایحل ضرب السارق حتٰی یقرقالہٗ مالم یقطع اللحم لا یتبین العظم ولم یزد علی هذا. (درمختار مع ردالمحتار ج:۴، ص:۸۷)

اوراسی طرح درمختار میں ہے:

تم نقل من الزیلعی فی آخرباب قطع الطریق جوازذالك سیاسیة واقره المصنف تبعاً للبحروابن الکمال زاد فی النهروینبغی التعدیل علیه فی زماننابغلبة الفسادویحل مافی التحنیس علی امانهم.

(الدرا لمختارعلی الردالمحتار ج:۸ ،ص:۸۸).هکذافی شرح الامجلة ج:۴ ،ص:۶۰۸)

لیکن موجود دور میں پولیس جس طرح سے ریمانڈ میں ملزم پر تشدد کرتی ہے اور اس سے اقرار سرقہ کے لئے جو ظلم وستم کے پہاڑ توڑے جاتے ہیں اور غیر انسانی سلوک کیا جاتا ہے۔اس کی شریعت مطہرہ میں ہرگز اجازت نہیں ہے اور اس طرح کے تشدد سے اقرار سرقہ شرعاً معتبر نہیں ہے۔

الغرض ضرب خفیف جس سے نہ تو کھال کٹے اور نہ ہی ہڈی ظاہر ہو اس کی تو بوقت ضرورت اجازت ہے۔لیکن اس سے بڑھ کر مارنا، بے پناہ تشدد کرنا اس کی شرعاً اجازت نہیں ہے۔نیز ضرب خفیف سے اقرار سرقہ کا جو اثر ظاہر ہوگا وہ صرف ضمان کے حق میں ہوگا شرعی حد سرقہ اس پر جاری نہ ہوگا۔چنانچہ شامیہ میں ہے:

قوله بصحة اقراره بها مکرهاًای فی حق الضمان لافی حق القطع کما قدمناه. (ج:۴، ص:۸۷)